Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۱ رشوال ۱۳۹۲ھ ، ۱۸ رنبوت ۱۳۵۱ ہش ، ۱۸ رنومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۷ رنبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"کل چکروں کی تکلیف زیادہ تھی آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے"۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۷ ر ماہ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کل سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کمر میں درد اور گردوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار اُنیس ۱۹ روز سے انفلوئنزا سے بیمار ہے، بیماری کی شدت تو اب نہیں رہی لیکن خفیف بخار اور کھانسی ابھی چل رہی ہے۔ تمام بزرگان و احباب سے التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہردم خدمتِ دین و سلسلہ میں صرف کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے ۔ ربوہ

کیپٹن مسعود احمد صاحب قریشی ابن مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ گزشتہ روز جیپ پر جا رہے تھے کہ اوکاڑہ کے قریب جیپ کو حادثہ پیش آیا، اور وہ اُلٹ گئی۔ کیپٹن صاحب موصوف کو ہیلی کوپٹر کے ذریعہ بیہوشی کی حالت میں لاہور لایا گیا جہاں سی ایم ایچ میں ڈاکٹر کرنل نثار احمد صاحب نے سر کا اپریشن کیا ہے۔ ہنوز بیہوشی طاری ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نصرت جہاں ریزروفنڈ

یہ الٰہی منشاء کے ماتحت تحریک کی گئی ہے

نصرت جہاں ریزروفنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا :-

"خدا تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی"۔

خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزروفنڈ میں مالی قربانیاں دے رہے ہیں۔ قربانیاں دینے میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھائیے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں

آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی تیاری اسی جہان میں ہوگی

"علم کے تین ۳ مدارج ہیں۔ علم الیقین ۱، عین الیقین ۲، حق الیقین ۳۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کرلینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کرلینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (س ۲۱) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریگا۔ ہم اُس کو اپنی راہیں دکھلادیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دُعا کرے اور تمنّا رکھے کہ وہ بھی اُن لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کرچکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے۔ چنانچہ فرمایا۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ الآیۃ (س ۱۵) کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہے۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اِسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

اندھے سے مراد وہ ہے جو رُوحانی معارف اور رُوحانی لذّات سے خالی ہے۔ ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوگیا مسلمان کہلاتا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا، رسولؐ اور قرآن کی کوئی عزّت نہیں ہوتی۔ اسکی دین سے محبّت بھی قابلِ اعتراض ہے۔ خدا اور رسولؐ کی ہتک کرنے والوں میں اُس کا گزر ہوتا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی رُوحانی آنکھ نہیں، اس میں محبّتِ دین نہیں۔ ورنہ محبّت والا اپنے محبوب کے برخلاف کیا کچھ پسند کرتا ہے؟ غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ میں تو دینے کو تیار ہوں اگر تو لینے کو تیار ہے۔ پس یہ دُعا کرنا ہی اس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹، ۲۰)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سیّد عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ نبوت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیابی کی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تحریرات کی رُو سے یہ امر واضح کیا جا چکا ہے کہ غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمارا ایمان کی پختگی کے ساتھ ساتھ اخلاص و وفا، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کے اوصاف سے مُتّصف ہونا ضروری ہے۔ ان اوصاف کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے جو مومنوں کو انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی کامیابی سے ہمکنار کرنے کا باعث بنتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مالی قربانیاں بھی ضروری ہوتی ہیں اور دینی علوم میں دسترس بھی ناگزیر ہوتی ہے اور تبلیغی مساعی کو نقطۂ عروج پر پہنچانے کے سوا بھی چارہ نہیں ہوتا لیکن یہ سب امور اپنی اپنی جگہ بنیادی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود غلبۂ اسلام کے مقصد میں اصل اور حقیقی کامیابی کے ضامن نہیں ہوتے۔ کامیابی کا اصل انحصار ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت پر ہوتا ہے۔ یہ اوصاف بمنزلہ روح کے ہوتے ہیں جبکہ غلبۂ اسلام کی عملی جدوجہد کی حیثیت جسم کی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے بے روح عمل کبھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت پر بہت زور دیا ہے اور انہیں قبولیت اور حصولِ تائید و نصرت کا حتمی ذریعہ قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم ان اوصاف سے بہرطور متصف رہیں۔ بالخصوص آپ نے جماعت کے واعظین اور مبلغین کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں دوسروں کے لئے نمونہ ہوں کیونکہ اگر وہ ان اوصاف سے متصف ہوں گے تو پھر تھوڑے علم اور حسب استعداد بظاہر ناکافی جدوجہد کے نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو۔ اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کری ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو اُن کو باہر تبلیغ کے لئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی اُمّی تھے۔ تقویٰ اور طہارت چاہیئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سکھا دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم ص۴۱۳)

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغی جدوجہد کو مثمر بثمرات بنانے کے سلسلہ میں ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کی اہمیت اور علی الخصوص مبلغین کے ان اوصاف سے متصف ہونے کی ضرورت کو اور زیادہ واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ اُن کی اخلاقی حالت اچھی ہو، تقویٰ و طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں، مستقل مزاج، راست قدم اور بُردبار ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے، وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

مزید برآں ایک اَور موقع پر حضور علیہ السّلام نے پیغام حق کی اشاعت میں ان اوصاف کی بنیادی اہمیت کو اَور زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کام (یعنی پیغام حق کی اشاعت) کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَ یَصْبِرْ کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو، پاکدامن ہوں، فسق و فجور سے بچنے والے ہوں، معاصی سے دُور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں، لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں، ہر قسم کی تکلیف اور دُکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ . . . . . .

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں، حاضر جواب ہوں، صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں، کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں، اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں، خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں، سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کرتا ہے، مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸)

الغرض غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارا بھرپور عملی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کے بنیادی اوصاف سے نہ صرف متصف رہنا بلکہ ان اوصاف کو اُجاگر اور درخشندہ تر کرنا ضروری ہے تاکہ ہمیں اپنی اس جدوجہد میں اللہ تعالیٰ کی معیت ہمیشہ حاصل رہے اور ہم ہمیشہ ہی تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنے رہیں اور ہماری جدوجہد نتیجہ خیز ثابت ہو کر اسلام کو عملاً پورے کرۂ ارض پر غالب کرنے کا موجب بن سکے۔

وہ آتو جائیں کوئی انتظار بھی تو کرے

مری وفا کو جنوں میں شمار بھی تو کرے
وہ بے کنار مجھے ہمکنار بھی تو کرے

خزاں کے بعد نویدِ بہار آئے گی
کوئی خزاں میں دعائے بہار بھی تو کرے

جواب دیں گے کرے عرضِ حال بھی تو کوئی
وہ آتو جائیں کوئی انتظار بھی تو کرے

جلو میں آئیں گے لے کر مسرّتوں کا ہجوم
حریم دل کو کوئی سوگوار بھی تو کرے

فسردہ لب بھی تبسّم بکھیر سکتے ہیں
پر اپنی آنکھ کوئی اشکبار بھی تو کرے

ہزار بار وہ دِل کو سنوار دیں ناہید
دِل اپنا آپ نثار ایک بار بھی تو کرے

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رئیس الصوفیاء شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے سوانح حیات

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ

(یہ مقالہ "مجلس ارشاد" شہر گوجرانوالہ کے اجلاس میں پڑھا گیا تھا)

اسلام ایک زندہ اور بارآور مذہب ہے جس کا ایک بین اور روشن ثبوت اور تازہ پھل وہ بزرگان اسلام ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل برکات الہیہ سے مشرف ہوئے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ چہارم ص۲۳، مکتوب ۲۳۴، ۲۲۹ و گلدستہ کرامات ص۱۵) کہ میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیلی نبیوں کی طرح ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے (الہامی) بیانات ان کے کلمات میں بہت سے پائے جائیں گے اور امت محمدیہ میں محدثیت کا منصب اس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا سخت غافل اور بے خبر کا کام ہے۔ اس امت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہیں جن کے خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۲۲۶)

ابتدائی حالات ابن عربیؒ

ان بزرگان امت میں سے ایک حضرت ابن عربیؒ بھی ہیں۔ آپ صوفیاء میں بہت بزرگ اور "شیخ اکبر" کر کے مشہور ہیں۔ آپ کا نام محی الدین محمد بن علی بن محمد العربی ہے۔ آپ ابن حاتم طائی کی نسل سے ہیں جو اپنی سخاوت کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ آپ کی ولادت ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ بمطابق ۱۱۶۵ء میں اندلس کے شہر مرسیہ میں ہوئی۔ آپ کے والد مختاری کا کام کرتے تھے جو تعلیم یافتہ اور بے حد نیک آدمی تھے۔ ابتدائی تعلیم حضرت ابن عربیؒ نے اپنے والد سے گھر پر پائی اور قرآن و حدیث کا درس لیا۔ پھر ابوبکر بن خلف وغیرہ سے فقہ حدیث اور تفسیر کا درس لیا۔ بچپن ہی سے بہت نیک عبادت گذار صادق القول اور ذہین تھے بوجہ ذہانت کافی حد تک آپ کی شہرت ہو گئی تھی اور لوگ ان سے ملنے کے لئے آنے لگے تھے۔ ۲۰ برس کی عمر میں آپ مشہور فلسفی علامہ ابن رشد سے ملنے کے لئے قرطبہ گئے جو اس وقت وہاں کے قاضی (جج) تھے۔ آپ کے اساتذہ میں سے مشہور ابوبکر بن خلف۔ ابوالحسن الشریح۔ ابن عساکر۔ ابوالفرج اور ابن الجوزی ہیں۔ آپ اپنی جوانی میں ہی بہت سے علماء پر سبقت لے جا چکے تھے اور علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھے۔ عالم شباب میں آپ کی علمی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ عربی نظم اور نثر پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔ جو کچھ نثر میں لکھنا آسان نہ ہوتا۔ آپ اسکو نظم میں بے تکلف بیان کر دیتے تھے۔ شعر گوئی میں آپ کو فطری ملکہ حاصل تھا۔ اور اکثر فی البدیہہ شعر کہتے تھے۔ عربی زبان کی لغت اور محاورات پر آپ کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ امام ذہبیؒ کا کہنا ہے کہ ابن عربیؒ کی زبان میں مہارت، شعر کہنے پر قدرت اور ذہانت کا کوئی جواب نہ تھا۔

عشق و محبت الٰہی

فلسفہ تصوف اور الٰہیات کے اسرار و انوار کے مطالعہ میں جو گہرائی آپکو میسر آئی وہ بے نظیر تھی۔ وہ جب حمد و ثناء باری تعالیٰ میں مصروف ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا ان کو اپنی بالکل ہوش نہیں ہے۔ عشق الٰہی میں سرشار تھے۔ آپ کی روحانی تجلیات اور کیفیات کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ آپکو بچپن ہی سے رؤیا اور سچے خواب ہونے لگے تھے آپ کی کشفی اور الہامی کیفیات مسلّم تھیں۔ جناب ابو حماد دید نیازی لکھتے ہیں:

"ابن عربی نہ صرف سچے خواب دیکھتے تھے بلکہ خوابوں کی حقیقت اور روحانیت کے بھی قائل تھے ان کا خیال تھا کہ انسان جیسا ہوتا ہے ویسے ہی اسکے خواب بھی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی خواب میں بھی حاضر دماغ رہنا سیکھے تو اس میں بے پناہ قوت فکر پیدا ہو جاتی ہے اور عالم برزخ میں اس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔"

("ابن عربی" مکتبہ اول ۱۹۶۹ء شائع کردہ فیروز سنز لاہور)

ایک عجیب رؤیا

۵۹۰ھ میں حضرت ابن عربیؒ نے بمقام جاویہ ایک عجیب رؤیا دیکھا تھا:

ولما دخل بجاویة فی رمضان سنة ۵۹۰ قال رأیت لیلة فی التاریخ المذکور انی نکحت نجوم السماء کلها فما بقی منها نجم الا نکحته بلذة عظیمة روحانیة ثم لما کملت نکاح النجوم اعطیت الحروف فنکحتها۔ فعرضت رؤیای هذه علی رجل عارف بالرؤیا بصیر بها وقلت للذی عرضها علیه لا تذکرنی فلما ذکر له الرؤیا استعظمها وقال هذا هو البحر الذی لا یدرک قعره۔ صاحب هذه الرؤیا یفتح له من علوم العلویة وعلوم الاسرار وخواص الکواکب ما لا یکون فیه احد من اهل زمانه

(منقول از القول الفصیح ص۳۵ مصنفہ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی)

یعنی ماہ رمضان ۵۹۰ھ میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نے آسمان کے تمام ستاروں سے ایک ایک کر کے نہایت روحانی لذت سے نکاح کیا ہے اس کی تکمیل کے بعد مجھے حروف عطا کئے گئے تو میں نے ان سے بھی نکاح کیا۔ میں نے کسی کے ذریعہ یہ رؤیا علم تعبیر رؤیا کے ایک عالم فاضل کو بتائی اور تاکید کی کہ میرا پتہ نہ دینا انہوں نے یہ رؤیا سن کر آپ کو بڑا خوش نصیب قرار دیا اور کہا کہ یہ تو بحر بے کنار ہے اس رؤیا کے دیکھنے والے کو علوم علویہ اور اسرار روحانی اور تاروں کی خواص کا ایسا علم عطا ہوگا جسمیں ان کے زمانہ کا کوئی بھی شخص ان کے ہم پلہ اور ثانی نہ ہوگا۔

آپ کے شاگرد رشید

جب آپ دمشق گئے تو صدر الدین قونوی آپ کے معتقد ہو گئے جو صحیح معنوں میں آپ کے جانشین بھی ہوئے ان کی مکمل تربیت ابن عربیؒ ہی نے کی تھی۔ شیخ صدر الدین کئی زبانوں کے ماہر اور علوم متداولہ میں خاص دسترس رکھتے تھے۔ لکھا ہے کہ جس زمانہ میں شیخ صدر الدین نے ابن عربیؒ کی مشہور کتاب "فتوحات مکیہ" کا درس شروع کیا تو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ جیسا ہونہار طالب علم بھی آپ کے درس میں شریک ہوتا تھا یہ وہی مولانا رومیؒ ہیں جن کی تصنیف "مثنوی" نہایت مقبول اور لازوال شہرت رکھتی ہے۔

اظہار رائے

لکھا ہے کہ جب حضرت ابن عربیؒ کی حضرت شہاب الدین سہروردیؒ سے ملاقات ہوئی تو ابن عربیؒ نے فرمایا کہ

"شہاب الدین سراپا شریعت اسلامیہ کا مظہر ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔"

اور جب حضرت سہروردیؒ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ

"ابن عربی حقائق کے عرفان کا ایک بیکراں سمندر ہے۔" (ابن عربی ص۱۱)

مکہ میں قیام

۶۰۱ھ میں حضرت ابن عربیؒ مکہ گئے جہاں تقریباً سات برس قیام کیا اور وہاں ہی کتاب "فتوحات مکیہ" کی بنیاد پڑی۔ ان کی محفل میں بڑے بڑے علماء اور صوفی شریک ہوتے جو دور دور سے آ کر استفادہ کرتے۔ وہ اکثر شعری زبان میں حقائق و رموز بیان کرتے۔ آپ اپنے طرز بیان کے خود موجد تھے جو تمام عرب مصنفین سے بالکل مختلف تھا۔ آپ نے جو روحانی مقامات حاصل کئے یا مشاہدات پائے ان میں قیام مکہ کا بڑا دخل ہے اسی رعایت سے آپ نے اپنی مشہور تصنیف کا نام "فتوحات مکیہ" تجویز کیا تھا۔

نمونہ کشوف

آپ نے یہ کتاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و اجازت کے مطابق لکھی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(الف) "میں جب فتوحات مکیہ کا دیباچہ لکھ رہا تھا تو میں نے خواب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت الہیہ میں دیکھا ان کے چہرہ سے بڑا رعب و جلال ٹپک رہا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکایک ایک منبر نمودار ہوا۔ اس پر لکھا ہوا تھا
"یہ مقام محمد ہے جو اقدس و
اعلیٰ ہے جو صداقت و حقیقت
کی تبلیغ کرے گا وہ اس کو بطور
وراثت پائے گا"
لیکن اس موقع پر مجھ کو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے علم و حکمت عطا ہوئے اور میں
اس منبر پر چڑھ کر وہاں پہنچ گیا جہاں رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے قریب
ایک سفید کپڑا بچھا ہوا تھا تاکہ میں مقام محمدؐ
کی مخصوص تقدیس کو نہ چھو سکوں اس
خواب میں ابن عربی نے اپنے اور رسول
اللہ کے درمیان بڑی طویل گفتگو نقل کی ہے
ان کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے فتوحات مکیہ
....
میں جو کچھ لکھا ہے وہ ان کو
الہامی طور پر معلوم ہوا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو قلم بند کرلے
کی اجازت دی تھی" (ابن عربیؒ حصہ ۱۴۰-۱۵
با: ایک اور کشف کا "فتوحات
مکیہ" جلد ۳ باب ۳۹۰ صد ۵۴۱ پر یوں
ذکر کیا گیا ہے کہ:-
میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں
دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا
ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی
ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔
مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن
کو میں پہچانتا نہیں پھر انہوں نے دو شعر
پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا
مگر دوسرا یاد رہا جو یہ تھا کہ

لقد طفنا کما طفتم سنینا
بھذا البیت طراً اجمعینا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال
اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس
طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو
مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے
ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام
بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف
تھا اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے
لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے
ہوں میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے
کتنا عرصہ گذر چکا ہے اس نے کہا کہ
چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر
رہا ہے۔ میں نے کہا زمانہ آدم پر تو
اتنا عرصہ نہیں گذرا۔ اس نے کہا تم کس آدم
کا ذکر کرتے ہو؟ کیا اس آدم کا جو
تمہارے قریب زمانہ میں ہوا ہے یا
کسی اور آدم کا؟ اس پر معاً مجھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آگئی
کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا
کئے ہیں۔ اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ
جد اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک
آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔"
(الکبریت الاحمر برحاشیہ
الیواقیت والجواہر جلد ۲-صد ۸۰)

جیسا یہی فرماتے ہیں:-
رایت فی کشفی جمیع الانبیاء والمرسلین
وامتھم ومن یکون الی یوم القیامۃ
"کہ میں نے کشفی حالت میں
تمام انبیاء و رسل اور
ان کی امتیں اور وہ جو
قیامت تک لوگ ہوں گے
ان سب کو دیکھا ہے۔"
(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۶۷ ھ
والیواقیت والجواہر جلد ۲ صد ۲۶)

سخاوت:-

ابن عربیؒ ۶۱۲ھ میں حلب گئے وہاں
کا گورنر ایک علیبائی تھا مگر وہ آپ
کے علم و فضل کا معترف تھا اس نے بڑی
گرم جوشی سے آپ کا استقبال کیا
اور رہنے کے لئے عالیشان مکان عطا
کیا مگر آپ انتہائی سخی اور نہایت
زاہدانہ زندگی گزارنا پسند کرتے تھے
بعض دفعہ ان کے پاس ایک دمڑی
بھی نہ ہوتی۔ حلب میں جب آپ
گورنر کے عطا کردہ عالیشان مکان میں
مقیم تھے تو ایک فقیر آیا اور ان سے سوال
کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اس کو
دینے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ تاہم
آپ نے اس کو خالی ہاتھ واپس جانے
دینے کی بجائے وہ اپنا رہائشی عالیشان
مکان ہی اسے دے دیا۔ ان کی
اس سخاوت اور دریا دلی نے ان
کی قدر و منزلت میں اور اضافہ
کر دیا یہاں تک کہ ان کے مخالف
اور دشمن بھی ان کی علمی عظمت اور
سخاوت کے معترف تھے۔

آپ کا روحانی مقام:-

حضرت ابن عربیؒ کے شاگرد
شیخ صدر الدین قونوی کہتے ہیں کہ:-
"آپ کے روحانی مراتب
کا یہ حال تھا کہ وہ جب
چاہتے انبیاء سلف کی ارواح
مبارکہ سے بالمشافہ گفتگو کر
لیتے اور ان کی آسمانی
محفلوں میں حاضر ہو جاتے
تھے اور اپنی محفل میں ان
کو شریک کرتے۔"
(ابن عربیؒ صد ۲۰)
نیز لکھا ہے کہ ایک شخص روزانہ
ابن عربیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا
وہ فوت ہو گیا اور آپ اس کے
جنازہ میں شریک ہوئے واپسی پر
ملازم نے کھانا پیش کیا تو آپ نے
کوئی توجہ نہ دی۔ شام تک اسی
حالت محویت اور استغراق میں رہے
پھر اچانک کھانا طلب کیا۔ جب
وجہ پوچھی گئی تو ابن عربیؒ نے بتایا
کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا
کہ جب تک تو اس بندہ کو معاف نہیں
کرے گا۔ میں نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں
گا اس وقفہ میں میں نے ستر ہزار
بار لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا آخر
خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔
(ابن عربیؒ صد ۲۱)

تصحیح حدیث بذریعہ کشف

اہل کشف اصحاب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی
صحت و عدم صحت کا پتہ بذریعہ کشف
معلوم کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ امام عبدالوہاب
شعرانی بھی۔ میزان کبریٰ صد ۳۳
پر فرماتے ہیں کہ:-
"حدیث اصحابی کالنجوم
اگرچہ محدثین کے نزدیک
محل کلام ہے پر وہ اہل
کشف کے نزدیک صحیح ہے۔"
(بحوالہ رسالہ اشاعۃ السنۃ از مولوی
محمد حسین صاحب بٹالوی جلد ۷ ۱۱ صد ۳۲۸)
اس اہم مسئلہ پر حضرت ابن عربیؒ نے "فتوحات
مکیہ" میں ایک خاص باب اس مضمون
کا باندھا ہے کہ۔ "اہل ولایت بذریعہ
کشف آنحضرت سے احکام پوچھتے ہیں"
جس میں صاف فرمایا کہ:-

ونصحح من ھذا الطریق
احادیث النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرب حدیث
صحیح عند اھل الفن لا یثبت
عند نا من ھذا الطریق ورب
موضوع عند ھم یصح
بقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھذا حدیث قلتہ

"یعنی ہم اس طریق سے آنحضرتؐ سے
احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہیں بہتیری
حدیثیں ایسی ہیں جو اس فن کے لوگوں
کے نزدیک صحیح ہیں اور وہ ہمارے نزدیک
صحیح نہیں اور بہتیری حدیثیں ان کے
نزدیک موضوع ہیں اور آنحضرت کے
قول سے (بذریعہ کشف) صحیح ہو جاتی ہیں"
(فتوحات مکیہ بحوالہ رسالہ اشاعۃ
السنۃ صد ۳۴۰ ہم ۱۸۸۴ء)
جناب ابوالحامد نیازی بھی لکھتے ہیں
ابن عربیؒ کہتے ہیں کہ:-
"جن لوگوں کو کشفی حالت میں
رسول اللہ سے تعلق قائم کرنے
کا درجہ حاصل ہوتا ہے وہ اکثر
قول رسولؐ اور عمل رسولؐ کی
روایات کو خود رسولؐ اللہ
سے پوچھ لیتے ہیں اور آپ
یا تو تصدیق فرما دیتے ہیں
یا انکار کر دیتے ہیں"
(ابن عربیؒ صد ۴۹-۵۰)

معراج کے متعلق

معراج:-

حضرت ابن عربیؒ کا
نظریہ بقول ابوحامد نیازی یہ تھا کہ
"جب اللہ کے کسی بندہ کا تعلق اس کے
تقویٰ کی بنیاد پر براہ راست اللہ سے
قائم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے
روحانی ترقی کی ایک سیڑھی لگا دیتا
ہے انسان اگر اس پر برابر چڑھتا رہتا ہے
تو ایک دن اس عارف باللہ اور ولی
کو اپنی ہمت کے مطابق معراج ہو جاتی
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے ایک
خاص ترقی کا زینہ مقرر کیا ہے جو
کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوتا.....
ہر آدمی اور ہر پیغمبر کی معراج الگ الگ
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس کائنات میں اشرف ترین ہیں اس
لئے ان کی معراج بھی اشرف ترین ہے اور
وہ قرب جو ان کو نصیب ہوا تھا اب کسی
اور کو نہیں مل سکتا۔ اولیاء کو جو معراج
ہوتی ہے وہ عموماً خود اپنی ذات کے عرفان
کا ایک مقام ہوتا ہے"
(ابن عربیؒ صد ۵۸-۵۹)

وحی اور الہام

وحی اور اسکی اقسام:-

کے بارہ میں
لکھا ہے کہ "ابن عربیؒ نے الہام اور
وحی کی بہت سی قسمیں بیان کی ہیں خود
قرآن کریم کی روشنی میں وحی انسانوں کو بھی
ہوئی ہے اور جانوروں کو بھی جانوروں
میں چیونٹی اور شہد کی مکھی۔ عورتوں میں
حضرت مریم اور حضرت موسیٰ کی والدہ قابل
ذکر ہیں...... لیکن نبیوں کو جو وحی
کی گئی وہ خود ان کی ذات کی بجائے
دوسرے لوگوں کی حالت اور اخلاق اور
خیر و شر سے تعلق رکھتی تھی اس میں ایک
وحی وہ تھی جو قانون بن جاتی تھی۔
دوسری قسم وہ تھی جو اس سے پہلے
کی وحی کی تجدید اور تردید کرتی تھی
یہ نبوت غیر تشریعی تھی وحی کے ذرائع
مختلف ہوتے ہیں سچے خواب بھی وحی
کی ایک قسم ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو بھی بعثت سے پہلے سچے خواب آتے تھے (فتوحات مکیہ
جلد ۲ صد ۵۸ بحوالہ ابن عربیؒ صد ۴۰ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں جن مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیئے ہیں ان کے کچھ نام الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ بقیہ مجالس کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے بجٹ سو فیصد مرکز کو ادا کر دیئے ہیں۔ جملہ قائدین و ناظمین مال خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع پشاور:- رسالپور
ضلع ہزارہ: جاگیر
ضلع کیمبل پور: کیمبل پور
ضلع میانوالی:- بھکر
ضلع راولپنڈی: راولپنڈی مسجد نور
صدر
گوجرخان - اسلام آباد
ضلع گجرات:- گجرانہ
منڈی بہاؤالدین - بنگہ ۱۸
کنجاہ - ترکھانہ
ضلع سرگودھا:- سرگودھا - بھیرہ
۳۳ جنوبی ۹۹ شمالی ۳۵ جنوبی
۷۸ شیخ پور ۳۸ جنوبی ۴۰ جنوبی
۱۷ جنوبی خوشاب میانی
۹۸ شمالی ۴۷ جنوبی کوٹ مومن
دودہ ۱۲۴ جنوبی مٹھہ ٹوانہ
سوبھاگا ۸۷ شمالی ۸۱ شمالی
۴۹ ڈی-بی ۸ ایم-بی ۱۵۲ شمالی
ٹھٹھہ جوئیہ ۴۶ شمالی ۳۵ شمالی
۸۸ شمالی سرگودھا کینٹ بستی مسلم شینجاں
چاہ سردار والا چاہ چوگی والا ساہی وال
بھلوال -
ضلع لاہور:- قصور ہنڈ کی
مغل پورہ بھلیر بھائی پھیرو
رکھ شیخ کوٹ کوٹ محمد امیر دھوپ سڑی
اڈہ چبیل ماڈل ٹاؤن چھچھیاں
شاہدرہ فیکٹری ایریا اسلامیہ پارک
ضلع سیالکوٹ:- سیالکوٹ پسرور
بدوملہی پانڈی بھاگو موسے والا
سمبڑیال گلوٹیاں چھبے لکھانوالی
ضلع گوجرانوالہ:- تتر گڑھی نت کالرہوالی
مانگٹ اونچے ڈیرہ نور والا شاہ برالوالی
پیر کوٹ ثانی گھوڑ دڑکاں دودوالی
اکال گڑھ چک چٹھہ
ضلع شیخوپورہ:- شیخوپورہ ہیڑ چک
سانگلہ ہل جوڑ کلاں کرتو
۹۷ لوان کوٹ ۵ رتیاں گجر
بھیاں خورد ڈیرہ مان سنگھ - جھنگڑ حاکم والا
چوڑ سنگھ ۲۸۵ رنگتر منگل - ۱۶ بھید
ڈیرہ دادا دیلیہ - ... کے - کوٹ عبدالمالک

گھڑیالاں کلاں - ۲ ب سادھوال
ضلع جھنگ:- جھنگ صدر ۹۹ ج ب
ربوہ:-
ضلع لائلپور:- لائلپور شہر - ۲۰۱ ر ب
۱۲۸ ج ب - ۴۱ ج ب - ۵۷ ج ب
۳۰ ج ب - ۲۶ ج ب - ۲۷ ج ب
۵۰ ج ب - ۶۱ ر ب - ۱۰۰ ر ب
۱۰۱ ر ب - ۵۵ گ ب - ۱۶ گ ب
۵۶۳ گ ب - ٹوبہ ٹیک سنگھ - گوجرہ
۴۰ گ ب - ۱۴ گ ب - ماموں کانجن
۱۹۵ ر ب -
ضلع ساہیوال:- ساہیوال - اوکاڑہ
عارف والا - ۲/۵۵ - ۷۶/۱۱
۱۰۷/۳۰ - میرک - ۱۲۷/۹
۲۷۳/۹ -
ضلع ملتان:- ملتان - خانیوال
بورے والا - ۱۷۶/۱۰ - ۴۹۱/۶
میاں چنوں -
ضلع مظفر گڑھ علی پور گھلواں - کوٹ ادو
ضلع ڈیرہ غازی خان:- ڈیرہ غازی خان
بستی مندرانی - بستی چوہدری عشرت دین
بشیر آباد -
ضلع بہاولنگر:- بہاولنگر - ۱۹۶ مراد
۲۲۳/۹ آر - ۱۳۰/۹ آر - ۱۶۰/۶ آر - ۳۲۷/۹ آر
۱۱۱/۹ آر - ۳۰/۶ آر - ۱۶۴/۶ آر
۲۶۸/۹ آر -
ضلع رحیم یار خان:- ۱۲۴ این پی فیروزہ
خیرپور
گوٹھ ننھے خان - کمرونڈی - گوٹھ علی محمد
گوٹھ غلام محمد - جمال پور
ضلع لاڑکانہ:- انور آباد - مکند
گورگیز - گوٹھ غلام محمد
ضلع نواب شاہ:- چک ۲۱ دہ
رحمان آباد گوٹھ عبدالسلام نعیم پار روڈ
ضلع حیدرآباد:- بشیر آباد - کوٹ احمدیاں
گلوروچی - نواں کوٹ احمدیاں -
ضلع سانگھڑ سانگھڑ - شہداد پور
احمد پور - فتح پور - چک ۲ گوٹھ عبدالغنی
ضلع تھرپارکر میرپور خاص - ۲۷ ... الف
نوکوٹ شہر - محمود آباد اسٹیٹ - بنی سرور

بھیر میچی نصرت آباد فارم - مصطفیٰ آباد فارم
گوٹھ جان محمد -
ضلع آزاد کشمیر - میرا بجرکا -
ضلع کراچی:- سوسائٹی کراچی - عزیز آباد
مارٹن روڈ - ناظم آباد - صدر کراچی
ملیر - ڈرگ روڈ -

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرا لختِ جگر عزیز وسیم محمد خان تین دن کی علالت کے بعد مورخہ ۱۹ اخاء/اکتوبر کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہنوں اور بھائیوں نے کثیر تعداد میں گھر پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ خطوط کا جواب دینا جب کہ صدمہ کا اثر ابھی باقی ہے میرے لئے ممکن نہیں اس لئے بذریعہ الفضل میں اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے نیز دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔

(غمزدہ فتح محمد خان کلرک ضلعدار نظام - سرگودھا)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی محترمہ مراد بی بی اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم (آف مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ) مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۷ اور ۸ نومبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب چند ماہ علیل رہنے کے بعد اپنے گاؤں میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ۸ نومبر عید کے روز ان کا جنازہ گاؤں سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے دعا فرمائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(سلطان احمد شاہد واقف زندگی ربوہ)

گمشدہ چادر

خاکسار ۱۱/۱۱/۷۲ بروز ہفتہ لاہور سے چنیوٹ آ رہا تھا ایک یتیم بچی کی مہندی رنگ چادر جس کا کنارہ سبز ہے ہمراہ لا رہا تھا چنیوٹ اترتے وقت یہ چادر سیٹ پر بھول گیا۔ اس لاری میں شاہدرہ سے ایک بزرگ مع ایک نوجوان سوار ہوئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھے جو ربوہ آ رہے تھے۔ اگر چادر کا ان کو کوئی پتہ ہو تو خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار عزیز عطاء محمد محلہ گکھڑ چنیوٹ)

بازیافتہ نقدی

عید کے روز مسجد مبارک ربوہ کے احاطہ سے مجھے کچھ نقدی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔

(ڈاکٹر محمد ناصر میڈیکل پریکٹیشنر احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر رحمانیہ منزل جی بلاک ڈیرہ غازی خان) عرصہ سے عارضہ نقرس اور بخار سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم انہیں اپنے فضل سے کامل شفا دے۔ آمین۔

(محمد عثمان کارکن دفتر امانت دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ عزیز سید ظہور احمد حکیمانہ طور پر بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے۔ آمین۔ (حکیم عبدالرحمن شاہ دار الرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مالی جہاد میں

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں!

قربانیاں پیش کرنے والی جماعتوں کے نام

۱	جماعت احمدیہ ربوہ مقامی (وعدہ سال ۳۹ ۸/۱۹/۳۹)	۷۲،۰۰۰	روپے
۲	" " سرگودھا چھاؤنی	۱،۰۰۰	"
۳	" " لائل پور	۱۵،۰۰۰	"
۴	" " چک ۱۶۸ منگلا (سرگودھا)	۷۵۵،۸۰	"
۵	" " وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	۲،۵۰۶	"
۶	" " مدرسہ چٹھہ "	۶۸۱	"
۷	" " گوجرہ ضلع سیالکوٹ	۴۷،۰۰	"
۸	" " گرمولہ ورکاں گوجرانوالہ	۶۴۶،۲۵	"
۹	" " سادھوکے "	۱۳۲،۲۵	"
۱۰	" " نوشہرہ ورکاں "	۱۷۷،۹۱	"
۱۱	" " تلے نالی "	۷۶،۰۰	"
۱۲	" " گوسندکے "	۸۱،۰۰	"
۱۳	" " بھوپال والا "	۲۲۱۸	"
۱۴	" " ڈنڈپور کھرولیاں سیالکوٹ	۵۸۳	"
۱۵	" " گکھانوالی "	۲۰۹	"
۱۶	" " درگاں والی "	۲۶۴،۲۵	"
۱۷	" " اسلام آباد	۱۲،۱۱۱	"
۱۸	" " راولپنڈی	۳۵،۰۰۰	"
۱۹	" " احمدپور (سانگھڑ)	۱۶۵	"
۲۰	" " فتح پور (سانگھڑ)	۸۰	"
۲۱	" " گوٹھ فضل عمر "	۳۵	"
۲۲	" " 473-455 T.D.A مظفرگڑھ	۱۱۵،۸۰	"
۲۳	" " چک D.N.B/23 بہاولپور	۱۴۱	"
۲۴	" " ملتان	۹،۰۰۰	"
۲۵	" " کراچی	۱،۲۰،۰۰۰	"

(وکیل المال تحریک جدید)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ

جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنی مجلس کے بجٹ تشخیص کرکے مرکز کو ارسال نہیں کئے اُن سے درخواست ہے کہ ۳۰ نومبر تک ضرور مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآن مجید مترجم جناب پیر صلاح الدین صاحب

مکرم پیر صلاح الدین صاحب کا انگریزی ترجمہ والا قرآن کریم کوئی صاحب مجھ سے مانگ کر لے گئے تھے۔ کئی ماہ ہو گئے ہیں مگر ابھی تک قرآن کریم مجھے واپس نہیں ملا۔ چونکہ مجھے یاد نہیں رہا کہ کون دوست عاریتاً لے گئے ہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا درخواست کرتا ہوں کہ جس کسی کے پاس ہو وہ اسے واپس فرما دیں۔ (نصیر احمد خان۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مساجد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک کشف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود"

مذکورہ بالا کشف سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک گہرا تعلق تعمیر مساجد کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:-

۱۔ "تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہوئے ہو جسے خدا نے ساری دنیا میں مسجدیں بنانے کے لئے مقرر کیا ہے"

۲۔ "دنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنا لیں"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا دنیا کے تمام ملکوں کے ہر گوشہ میں مسجدیں ہی مسجدیں بن جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۱ نومبر بعارضہ ضعف وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ نے ۸۲ سال عمر پائی ۱۹۰۱ء میں تحریری اور ۱۹۰۲ء میں دستی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے مرحوم نہایت مخلص دعا گو اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ خلیفہ وقت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ قلعہ صوبا سنگھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔

۱۲/۱۳ نومبر کی درمیانی شب جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں دوسرے دن یعنی ۱۳ نومبر کو ۹ بجے صبح احاطہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد آپ کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ نے اپنے بعد چار لڑکیاں (جن میں سے ایک محترم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا کی اہلیہ ہیں) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان بیٹیوں اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم برادرم منشی بشیر احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور طبیعت زیادہ علیل ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ شافی مطلق معجزانہ طور پر شفا بخشے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (رشید احمد کاتب الفضل)

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرتا ہے (ابن النجار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴